سوال

(668) رفعِ سبابہ کس وقت کرنا چاہیے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رفعِ سبابہ کس وقت کرنا چاہیے؟ ہمارے یہاں ایک اہلِ حدیث صاحب کہتے ہیں کہ صرف اس وقت جب التحیات میں 'أشهدُ أن...' کہے۔ اس وقت انگلی کو حرکت دینی چاہیے۔ اس کے بعد حرکت دینا، یعنی مسلسل انگلی کو حرکت دینا حدیث سے ثابت نہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں کہ رفعِ سبابہ ''لا الہ الا '' کہتے وقت ہونا چاہیے۔ ان لوگوں کا اعتماد بیہقی کی ایک روایت پر ہے۔ اس کا ایک جواب یہ ہے، کہ اس روایت میں قطعاً اس بات کی تصریح نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہنے پر اشارہ کرتے تھے۔ پھر روایت بھی ضعیف ہے۔ خفاف سے بیان کرنے والا راوی مجہول ہے۔ ''ابو یعلیٰ'' میں اس کی دوسری سند بھی ہے۔ لیکن اس میں سعید بن عیاض ضعیف ہے۔ حافظ ذہبی ''الکاشف'' میں اس کے بارے میں فرماتے ہیں: اسے ترک کردیا گیا ہے۔

نیز علامہ البانی نے ''حاشیة مشکوٰۃ'' اور ''صفة الصلاۃ'' (ص:۱۳۶) میں ''لا الہ الا '' پر انگلی اٹھا کر رکھ لینے کو بے اصل قرار دیا ہے۔جملہ احادیث کے عموم کا تقاضا یہ ہے، کہ ''تشہد'' میں اوّل تا آخر انگلی کو اٹھا کر مسلسل حرکت میں لانا چاہیے۔ فرمایا: 'كَانَ يُحَرِّكُ إِصبَعَهُ يَدعُوبِهَا' سنن ابی داود۔ سنن النسائی، باب مَوضِعِ الیَمِینِ مِنَ الشِّمَالِ فِی الصَّلَاةِ، رقم:۸۸۹" اور عدمِ حرکت والی روایت شاذ یا منکر ہے کیونکہ 'لَا يُحَرِّكُهَا' سنن ابی داود، باب الإِشَارَةِ فِی التَّشَهُّدِ، رقم:۹۸۹" میں محمد بن عجلان نے اپنے سے أوثق زائد بن قدامہ کی مخالفت کی ہے جس میں 'يُحَرِّكُهَا' کے الفاظ ہیں۔ حدیث میں رفع سبابہ کی وجہ یہ بیان ہوئی ہے:

'هِیَ أَشَدُّ عَلَی الشَّيطَانِ مِنَ الحَدِيدِ۔ يَعنِی السَّبَابَةَ' مسند احمد، رقم:۶۰۰۰

یعنی ''تشہد میں شہادت کی انگلی کا اٹھانا زیادہ سخت ہے شیطان پر لوہے (کا نیزہ مارنے) سے۔''

اور عبدا بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

'كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُشِيرُ بِإِصبَعِهِ، إِذَا دَعَا' سنن أبی داود، بَابُ الإِشَارَةِ فِی التَّشَهُّدِ، رقم:۹۸۹، سنن النسائی، بَابُ بَسطِ اليُسرَى عَلَى الرُّكبَةِ، رقم:۱۲۷۰

یعنی ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد پڑھتے تو اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔''

اور صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے : 'یدعوبھا' یعنی مسبحہ (شہادت کی انگلی) کے ساتھ آپ دعا کرتے تھے۔ مزید آنکہ ابوداؤد میں ہے :

'لَایُجَاوِزُ بَصَرُہٗ إِشَارَتَہٗ 'سنن ابی داوٗد،بَابُ الْإِشَارَۃِ فِي التَّشَھُّدِ، رقم : ۹۹۰"

''اپنی نگاہ کو اشارے کے مقام پر رکھتے۔'' نیز فرمایا :

'قَدْحَنَاھَا شَیْئًا 'سنن ابی داوٗد،بَابُ الْإِشَارَۃِ فِي التَّشَھُّدِ، رقم : ۹۹۱" یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم انگلی کو تھوڑا سا جھکائے ہوئے تھے۔

صاحب ''المرعاۃ'' فرماتے ہیں :

'فَالرَّاجِحُ عِنْدَنَا أَنْ یَعْقِدَ مِنْ أَوَّلِ الْقُعُوْدِ مُشِیْرًا بِالْمُسَبِّحَۃِ، مُسْتَمِرًّا عَلٰی ذٰلِکَ إِلٰی أَنْ یُسَلِّمَ۔ (وَاللّٰہُ أَعْلَمُ) قَالَ الْعُلَمَائَ : خُصَّتِ السَّبَابَۃُ بِالْإِشَارَۃِ : لِاتِّصَالِھَا بِنِیَاطِ الْقَلْبِ فَتَحْرِیْکُھَا سَبَبٌ لِحُضُوْرِہٖ' (۶۶۲/۱)

یعنی ''ہمارے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ قعدہ کے شروع سے (انگلیوں کی) گرہ لگائے۔ سلام پھیرنے تک مسلسل مسبحہ (انگشتِ شہادت) کے ساتھ اشارہ کرتا رہے۔ وا اعلم۔ علماء نے کہا ہے کہ اشارہ کے لیے سبابہ انگلی کو اس لیے خاص کیا گیا ہے کیونکہ اس کا دل سے قریبی تعلق ہے۔''

پس مسبحہ (انگشتِ شہادت) کو حرکت دینا دل کی بیداری کا موجب (سبب) ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :571

محدث فتویٰ